راج دلارا زہرا کا مہماں بن کر آیا ہے

ساماں نیا مہمانی کا کفار کا لشکر لایا ہے

کیسی تھی وہ مسلمانی کیسے تھے وہ کلمہ گو

اپنے نبی کے نواسے کو رکھا بھوکا پیاسا ہے

گھر میں نہیں آب و دانہ بچے پیاس سے مرتے ہیں

کنبہ علی کا دیکھو تو کس آفت میں آیا ہے

عبد اللہ کی شادی ہے مہندی ہے نہ شربت ہے

خون لگائے ہاتھوں پر دولہا رن میں آیا ہے

مشک سکینہ بھر تو لیا تھا پر خیمے تک جا نہ سکا

شرم کے مارے بازوئے سرور شانے کٹا کر سویا ہے

بولی سکینہ نہر سے واپس آئے نہیں کیوں میرے چچا
بولے حسین کے پانی لینے کوثر پہ وہ سدھارا ہے

داغ پہ داغ اور ضعف کا عالم اور تنہائی کا صدمہ
دیکھ کے پیاروں کی لاشیں سرور روتا جاتا ہے

جواں پسر کی لاش اٹھانے کس کو بلائے سبط نبی
ایک سہارا تھا جس کا وہ نہر پہ جاکر سویا ہے

جھولے میں وہ جھولنے والا ننھا مجاہد ہائے ستم
ہائے اُسے بھی ایک ظالم نے تیر لگا کر مارا ہے

روکر بولی زینبِ مضطر ہائے حسینا وائے حسین
سر تیرا ہے نیزے پر جلتی زمیں پر لاشہ ہے

چھینی گئی ہیں سر سے ردائیں سوار ہوئی ہیں اونٹوں پر
کنبہ تیرا بازاروں میں پھرنے کو اب جاتا ہے

رونے نہ پائی لاش پہ تیری بے بس ہوکر جاتی ہوں
دیکھ کہ عریاں لاش کو تیری میرا جگر پھٹ جاتا ہے